السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں 1403ھ میں ریاض میں مقایم تھا۔ ماہ شوال میں جدہ چلا گیا اور وہاں سے میں عمرہ ادا کرنے کے لیے چلا گیا اور عمرہ کر کے پھر وپس لوٹ آیا اور اس سال کے موسم حج تک وہاں ہی رہا، پھر حج کے لیے چلا گیا اور پھر حج اور عمرہ کے بعد ریاض واپس لوٹ آیا۔ اب اس سال مجھے ایک بھائی نے بتایا کہ میرا یہ حج اور عمرہ قران تھا لہذا میرے لیے جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے، ہمیں فتویٰ عطا فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہت سے اہل علم کے بقول حج تمتع کرنے والا جب جدہ یا مدینہ یا طائف کے درمیان سفر کرے، پھر جدہ سے حج کا احرام باندھ لے اور اگر مدینہ کی طرف سفر کیا ہو تو میقات مدینہ سے احرام باندھ لے اور اگر طائف کی طرف سفر کیا تو میقات طائف سے احرام باندھ لے تو اس سے حج تمتع کا دم ساقط ہو جاتا ہے۔ بعض دیگر اہل علم کے بقول اس صورت میں دم ساقط نہیں ہوتا اور اس سفر سے تمتع کا وصف زائل نہیں ہوتا۔ لہذا اسے تمتع کا دم دینا ہو گا اور حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ:

فَمَن تَمَتَّعَ بِالعُمرَةِ إِلَى الحَجِّ فَمَا استَيسَرَ مِنَ الهَديِ ﴿١٩٦﴾... سورة البقرة

''تو جو (تم میں سے) حج کے وقت عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے تو وہ جیسی قربانی یسر ہو کرے۔''

کے عموم کے پیش نظر یہی قول راجح ہے۔ اس سلسلہ میں وارد احادیث کے عموم کے پیش نظر بھی یہی قول راجح معلوم ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ281

محدث فتویٰ